Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے
جلد ۶۲/۲۷ | ۲۵ صفر ۱۳۹۳ھ ۳۱ امان ۱۳۵۲ ہش ۳۱ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۷۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۰ امان۔ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے احباب جماعت کی خدمت میں یہ پیغام ارسال فرمایا ہے کہ:۔
"میری طبیعت پہلے کی نسبت اب بہت زیادہ خراب ہے۔ بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے اور کمزوری بہت بڑھ چکی ہے۔ احباب دردِ دل کے ساتھ دعا کریں کہ شافی مطلق محض اپنے فضل سے مجھے کامل شفا عطا فرمائے۔" آمین

کوئٹہ سے مکرم مرزا منور بیگ صاحب بولانی نے بذریعہ تار یہ اطلاع دی ہے کہ محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بلوچستان بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔
احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے کامل وعاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

امرائے جماعت کیلئے ضروری اعلان

الفضل کے اس پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خطبہ شائع ہو رہا ہے اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ کے لئے ۸۔۱۰ احمدی ڈاکٹروں کا فوری مطالبہ کیا ہے
امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے علاقہ کے احمدی ڈاکٹروں کی تازہ فہرستیں مکمل کر کے فوراً بھجوائیں۔
جن احمدی ڈاکٹروں کو افریقہ جانے کے لئے تیار کر سکیں ان کے مکمل کوائف مع فوٹو نیز ایم۔بی۔بی۔ایس کی ڈگری کی فوٹو سٹیٹ نقول بھی ضرور ارسال فرمائیں جزاکم اللہ۔
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ نشان دیکھنے پر اصرار کرتے ہیں وہ راسخ الایمان نہیں ہو سکتے

اگر حسنِ ظن کے ساتھ ایمان لایا جائے تو اللہ تعالیٰ خود نشان دکھاتا ہے جو ازدیادِ ایمان کا موجب بنتا ہے

"یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ نشان صرف اس لئے مانگا جاتا ہے کہ اِس بات کے امکان کا اندیشہ گذرتا ہو کہ شاید جھوٹ ہی بولا ہو۔ مگر جب یہ بات اچھی طرح معلوم ہو کہ مدعی صادق اور امین ہے۔ پھر نشان بینی کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ یہ بھی یاد رہے کہ جو لوگ نشان دیکھنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں۔ ایسے لوگ راسخ الایمان نہیں ہو سکتے بلکہ ہر وقت خطرہ کے محل میں رہتے ہیں۔ ایمان بالغیب کے ثمرات اُن کو نہیں ملتے۔ کیونکہ ایمان بالغیب کے اندر ایک فعل نیکی کا حسنِ ظن بھی ہے۔ جس سے وہ جلد باز بے نصیب رہ جاتا ہے جو نشان دیکھنے کے لئے جلدی کرتا اور زور دیتا ہے۔ مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے نزول مائدہ کے لئے زور دیا تو خدا تعالےٰ نے اُن کو زجر بھی کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم تو مائدہ نازل کریں گے لیکن بعد نزول مائدہ جو انکار کریگا اُسپر سخت عذاب نازل ہوگا۔ قرآن شریف میں اس قصہ کے ذکر سے یہ فائدہ ہے کہ تا بتلایا جاوے کہ بہترین ایمان کونسا ہے۔ ... اِسلئے مَیں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم وُہ ایمان پیدا کرو جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کا ایمان تھا۔ رضی اللہ عنہم۔ کیونکہ اس میں حسنِ ظن اور صبر ہے اور وہ بہت سے برکات اور ثمرات کا منتج ہے اور نشان دیکھ کر ماننا اور ایمان لانا اپنے ایمان کو مشروط بنانا ہے۔ یہ کمزور ہوتا ہے اور عموماً بارور نہیں ہوتا۔ ہاں جب انسان حُسنِ ظن کے ساتھ ایمان لاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے مومن کو وہ نشان دکھاتا ہے جو اُس کیلئے ازدیادِ ایمان کا موجب اور انشراح صدر کا باعث ہوتے ہیں خود اُنکو نشان اور آیت اللہ بنا دیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اقتراحی نشان کسی نبی نے نہیں دکھلائے۔ مومن صادق کو چاہیئے کہ کبھی اپنے ایمان کو نشان بینی پر مبنی نہ کرے۔"
(ملفوظات حصہ دوم ۹۳ تا ۹۴)

عہدیداران جماعت توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۴ شہادت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء میں فرمایا:۔
"مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی عدم علم کی وجہ سے شاید یہ نہ سمجھے کہ بعض جماعتیں کمزور ہیں۔ جماعتیں ہرگز کمزور نہیں۔ بلکہ وہ عہدیدار کمزور ہیں جو اپنی سستی کی وجہ سے ان سے صحیح کام نہیں لے سکتے۔ ... پیچھے رہنے کے لئے تو احمدی پیدا ہی نہیں ہوا۔"
(الفضل ۱۰ ہجرت ۱۳۵۱ ہش)
عہدیداران سے گذارش ہے کہ لازمی چندہ کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد پرنٹر:۔ سید عبد الحی مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

میں اللہ کے نام پر احمدی ڈاکٹروں کو یہ آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو اسلام کی خدمت کیلئے پیش کریں

تین ماہ کے اندر اندر آٹھ دس ڈاکٹروں کے نام میرے پاس پہنچ جانے چاہئیں ان ڈاکٹروں کی ہمیں فوری ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کے بڑے اچھے نتائج نکال رہا ہے اور اس طرح ہماری خوشیوں کے سامان پیدا ہو رہے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ امان ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں ۱۹۷۰ء میں جب مغربی افریقہ کے دورہ پر گیا تو اس وقت مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ظاہر ہوا تھا کہ کم از کم

ایک لاکھ پونڈ

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں بنی نوع انسان کی خدمت کے مختلف منصوبوں پر خرچ کروں یہ بھی دراصل خدمتِ اسلام ہی ہے کیونکہ اسلام کے حکم اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہی انسان انسان کی علی وجہ البصیرت خدمت کر سکتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کے مطابق جماعت نے اس مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال میں بڑی برکت ڈالی۔ چنانچہ کئی لاکھ پونڈ یا مل گئے یا بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سکیم کو چلانے کیلئے مال بھی دیا اور کام کرنے کے لئے آدمی بھی دیئے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اب بھی حسب ضرورت آدمی دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کمزور اور دنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت کی بے لوث خدمات کو اپنے فضل اور رحم سے قبول بھی فرمائے گا اور حسنات دارین بھی عطا فرمائے گا۔

یہ ۱۹۷۰ء کی گرمیوں کی بات ہے۔ ابھی تین سال پورے نہیں ہوئے مگر جیسا کہ میں گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بتا چکا ہوں، اللہ تعالیٰ نے

ہماری حقیر مساعی

میں برکتیں ڈالیں اور رحمتوں کی بارشیں برسائیں۔ پھر اس کے بعد بھی وہ خدا جو غیر محدود خزانوں کا مالک ہے، اپنی رحمتوں کے خزانہ سے ہم پر بے انتہاء فضل اور برکتیں نازل کر رہا ہے۔

تاہم جماعت احمدیہ کو یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم وہاں پیسہ کمانے کے لئے نہیں بلکہ اہل افریقہ کی خدمت کرنے کیلئے گئے ہیں۔ گو اللہ تعالیٰ ہمیں پیسے بھی دیتا ہے لیکن وہ بھی انہی پہ خرچ کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ شروع میں یہاں سے جو ڈاکٹر اور ٹیچر صاحبان وہاں گئے تھے۔ ان میں سے بعض نے مجھے یہ لکھا کہ یہ لوگ کچھ عرصہ کے بعد ہمارے طبی مراکز اور کالجوں کو قومی ملکیت میں لے لیں گے۔ اس لئے ان کے نزدیک ہمیں ہسپتالوں اور کالجوں کی عمارتوں پہ رقم خرچ نہیں کرنی چاہیئے۔ میں نے ان کو یہی جواب دیا کہ ہم وہاں ان کی خدمت کے لئے گئے ہیں۔

جس وقت بھی وہ قومیں جس حد تک

طبی مراکز اور کالج

سنبھالنے کے قابل ہو جائیں گی ہمارے لئے خوشی کا باعث ہوگا اور ہم بشاشت کے ساتھ ان کو پیش کر دیں گے کہ یہ لو اپنی چیز اور اس کو سنبھالو۔ لہذا خرچ کی راہ میں یہ امر میرے لئے روک نہیں بن سکتا۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ نائیجیریا میں نئے دستور کے مطابق موجودہ حکومت نے بارہ صوبے (جن کو وہ امریکہ کی طرح سٹیٹیں کہتے ہیں) بنا دیئے ہیں۔ چھ شمالی علاقے ہیں جن میں بہت بھاری اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ شمالی صوبوں میں شاید ۹۸ - ۹۹ فیصد مسلمان آباد ہیں۔ چھ صوبے جنوب میں ہیں جن میں بعض جگہوں پر غیر مسلم کچھ زیادہ ہیں اور بعض جگہوں پر وہاں بھی ۴۵ - ۴۶ فیصد مسلمان آباد ہیں۔ گویا نائیجیریا حقیقتاً ایک مسلمان ملک ہے۔ ان کی اپنی ایک تاریخ، اپنا ایک شاندار ماضی ہے۔ قوموں پر ابتلاء آتے رہتے ہیں۔ نائیجیرین قوم بھی بعض لحاظ سے ایک ابتلاء میں سے گذر رہی ہے لیکن اس وقت جو سربراہ مملکت ہیں اور جن کا نام یعقوبو گوون ہے۔ وہ دل کے بڑے اچھے ہیں۔ مسلمانوں کا اسی طرح خیال رکھتے ہیں جس طرح عیسائی بھائیوں کا رکھتے ہیں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں کوئی تمیز روا نہیں رکھتے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بڑا پیار کرنے والا دل اور بڑا سمجھدار دماغ عطا فرمایا ہے۔

نائیجیریا کا یہ شمالی حصہ عیسائیت کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے پرانے خیالات کی وجہ سے احمدیت کی تبلیغ پر اپنے دروازے بند رکھتا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کانو میں ایک کلینک (اب تو وہ بڑی اچھی عمارت والا ہسپتال بن گیا ہے) کھلوایا۔ کانو نائیجیریا کا ایک صوبہ (سٹیٹ) ہے اور شمال میں واقع ہے۔

حضرت عثمان فودیؓ

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلی صدی میں نائیجیریا کے مجدد تھے اسی شمالی علاقے کے رہنے والے تھے۔ ہر صدی میں بہت مجدد ہوتے رہے ہیں یہ بھی ان ہی سے ایک تھے۔ ان کے متعلق اللہ نے امتوں کے اپنے پیارے بندوں کو بشارت دی تھی انکی پیدائش کے وقت یا کسی نے کہ پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہاں ایک مجدد پیدا ہونے والا ہے چنانچہ جب انہوں نے تجدید دین کا کام شروع کیا تو اُن پر کفر کا فتویٰ بھی لگا۔ وہ واجب القتل بھی قرار دیئے گئے۔ ان کے خلاف عملاً میان سے تلوار بھی نکالی گئی لیکن چونکہ وہ خدا کے پیارے تھے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اپنی طاقتوں کے تار ہلائے اور اُن کو مخالفوں کے ہر شر سے محفوظ رکھا۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ نائیجیریا میں بھی اور اس کے ساتھ کے دوسرے ملکوں میں بھی اُن کا اثر و رسوخ بڑھ گیا۔ ان کی وفات کے وقت اُن کے ایک بھائی تھے جو بہت بڑے بزرگ عالم تھے اور بعض بڑی اچھی عربی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ بڑی اچھی عربی لکھنے والے تھے۔ میں نے خود ان کی بعض کتابیں پڑھی ہیں کچھ تو نایاب تھیں حال ہی میں ان کی دوبارہ اشاعت ہوئی ہے۔ جن میں سے کچھ ہمیں بھی ملی ہیں بعض کی تلاش ہو رہی ہے۔ غرض وہ بڑے سمجھدار، دینی تفقہ اور روحانی فراست رکھنے والے بزرگ تھے۔ حضرت عثمانؒ فودیؒ کے ایک لڑکے تھے جن کا نام محمد بن عثمان تھا یہ بھی بڑے عالم اور متقی انسان تھے۔ حضرت عثمان فودیؒ نے اپنی وفات سے قبل وہ علاقہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے ہاتھ پر غلبہ اسلام کے لئے فتح ہوا تھا، اُس وقت کے جغرافیہ کے لحاظ سے اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا (بعد میں بعض جغرافیائی تبدیلیاں بھی ہوتی رہی ہیں) ایک حصہ سیاسی لحاظ سے اپنے بھائی کو دیا اور ایک حصہ اپنے بیٹے محمد بن عثمان کو دیا تھا۔ یہ ان کی وفات کے بعد ان کے خلیفہ بھی بنے اور امیر المومنین کے لقب سے معروف ہوئے۔ حضرت عثمانؒ فودیؒ کا ایک اور بیٹا بھی تھا جو ان کی وفات کے وقت چھوٹا تھا۔ شاید اسی لئے ان کی مہمات دینیہ یعنی جہاد اور اشاعت اسلام اور احیائے سنت کے سلسلے میں ان کی جو کوششیں تھیں اُن میں اس چھوٹے بیٹے کا نام نہیں لیکن جب بعد میں وہ بڑے ہوئے تو

ایک تہائی حصہ

اُن کے تصرف میں آیا۔ چنانچہ اس چھوٹے بیٹے کے علاقہ کا ایک حصہ کانو کے صوبہ میں شامل ہے جس میں اس کی نسل آباد ہے اس وقت بھی اُن کا مذہبی اثر و رسوخ بہت ہے۔ حضرت عثمان فودیؒ کے جو بیٹے خلیفہ بنے تھے یعنی محمد بن عثمان اُن کا جو علاقہ اور صوبہ ہے اس کو سکوتو کہتے ہیں۔ ان کی نسل کے دینی رہنما سلطان آف سکوتو کہلاتے ہیں اور کانو والے امیر آف کانو کہلاتے ہیں۔

سکوتو کا صوبہ ہم سے دُور دُور رہتا تھا۔ اب دیکھیں خدا تعالیٰ کی شان وہ کتنا فضل کرنے والا ہے۔ میں مصلحتاً کسی کا نام نہیں لوں گا اور نہ اُن کے عہدے بتاؤں گا تاہم آپ سمجھ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہماری کوتاہیوں کے باوجود احمدیت کی اشاعت کے وہاں سامان پیدا کئے ایک تو اس طرح کہ سکوتو کے جو باشندے تجارت یا دوسرے کاموں کے سلسلہ میں نائیجیریا کے دوسرے حصوں میں یا غیر ممالک کو چلے گئے تھے اُن میں سے بہت سے خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گئے۔ پھر اُن میں سے بہت سارے خاندان اپنے وطن واپس آ گئے اور کچھ اس طرح کہ سکوتو کے بعض بچے ایسے سکولوں میں پڑھے جہاں احمدی کام کر رہے تھے یا سکول کے علاوہ ہمارے احمدی دوستوں سے انہوں نے تعلیم حاصل کی اور شاگرد بھی احمدی ہو گئے۔ چنانچہ اب جب کہ یکدم تبلیغ کا دروازہ کھلا تو پتہ لگا کہ یہاں تو پہلے سے احمدی موجود ہیں۔ پہلے تو اس علاقہ میں کسی احمدی مبلغ کے لئے شاید تقریر کرنا بھی مشکل ہوتا ہوگا۔ لیکن اب حالات بدل گئے اور یہ حالات اس طرح بدلے اور ہماری تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس طرح دروازہ کھولا کہ جب میں ۱۹۷۰ء کے مغربی افریقہ کے دورہ میں نائیجیریا میں تھا تو ایک دن ریڈیو پر یہ خبر آئی کہ سکوتو کے گورنر فاروق کابینہ کے اجلاس میں شمولیت کے لئے (آٹھ نو سو میل دور اپنی سٹیٹ سے) آئے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر صحافیوں کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ

سکوتو کی ریاست

تعلیم میں بہت پیچھے ہے اس لئے انہوں نے تعلیمی محاذ پر اپنی ریاست میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ لوگ ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہمیں تو سفر میں بڑی مصروفیت رہتی تھی۔ اس لئے کبھی ریڈیو کی خبریں سنتے تھے اور کبھی نہیں سنتے تھے۔ لیکن خدا نے یہ خبر سنانی تھی اس لئے اتفاقاً یہ خبر سن لی۔ میں نے صبح سویرے ایک افریقن احمدی بھائی کو ان کے پاس بھیجا کہ میری طرف سے اُن سے کہو کہ اس طرح ریڈیو پر ہم نے یہ خبر سنی ہے کہ آپ نے اپنے صوبہ میں تعلیمی محاذ پر ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔ میں آپ کے صوبہ میں چار سکول کھولنے کی پیشکش کرتا ہوں دو لڑکیوں اور دو لڑکوں کے لئے آپ ہم سے تعاون کریں۔ تو انشاء اللہ جلدی کھل جائیں گے اور ہم دو باتوں میں تعاون چاہتے ہیں ایک یہ کہ آپ ہمیں سکولوں کے لئے زمین دیں کیونکہ ہم پاکستان سے زمین نہیں لا سکتے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے اساتذہ کے ٹھہرنے کا اجازت نامہ دیں اس کے بغیر وہ ٹھہر نہیں سکتے۔ چنانچہ وہ اس پیشکش کو سن کر بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میں پورا تعاون کروں گا۔ بعد میں انہوں نے ہمارے ساتھ واقعی تعاون بھی کیا۔ دو سکولوں کے لئے قریباً چالیس چالیس ایکڑ زمین دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دو سکول وہاں کھل چکے ہیں۔ جن میں ابتدائی کلاسیں شروع ہو چکی ہیں۔ آہستہ آہستہ ترقی ہو گی۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے یہ ۱۹۷۰ء کی بات ہے ابھی پورے تین سال ہی ہوئے ہیں کہ پچھلے سال وفاقی حکومت نے فیصلہ کیا کہ سارے سکول قومی ملکیت میں لے لئے جائیں اور ان کا معاوضہ ادا کیا جائے اور اگر باہر کے اساتذہ رہنا چاہیں تو ان کو رکھ لیا جائے۔ نیز یہ کہ ہر ریاست اپنے اپنے حالات کے مطابق اس سکیم پر عمل کرے۔ چنانچہ سکوتو نے سب سے پہلے سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا فیصلہ کیا۔

جہاں تک ہمارے سکولوں کا تعلق ہے گو ان کے لئے زمین تو انہوں نے ہی دی تھی لیکن اس پر عمارتیں ہم نے بنائی تھیں قریباً چار چار لاکھ روپیہ اُن پر خرچ آیا تھا۔ ہم نے خرچ کیا کیا؟ خدا نے دیا تھا۔ وہیں خرچ کر دیا اللہ کے نام کی سربلندی کے لئے جب مجھے اطلاع ملی کہ حکومت نے ہمارے سکول قومی ملکیت میں لے لئے ہیں تو

میں نے کہا

بڑا اچھا کیا۔ انہوں نے ان کو قومی ملکیت بنا لیا ہے۔ ہم تو اُن کی خدمت کے لئے گئے تھے۔ وہ قومی ملکیت میں لینا چاہتے ہیں تو بڑی خوشی سے لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ دوسرے میں نے وہاں کی جماعت کو یہ بھی لکھ بھیجا کہ اگر وہ اساتذہ کو رکھنا چاہیں تو ہمارے اساتذہ وہاں کام کرتے رہیں گے اور اپنا نیک نمونہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش کریں گے جس سے اپنے آپ تبلیغ ہوتی رہے گی۔ گویا ہمارا کام اسی طرح ہوتا رہے گا جس طرح وہ اپنے سکول میں رہ کر کرتے۔ تیسرے اگر وہ اخراجات کا معاوضہ دینا چاہیں تو وہ ہم نہیں لیں گے۔ ہم وہاں ان کی خدمت کے لئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس حد تک اور جتنے عرصہ تک خدمت کی توفیق دی ہم نے خدمت کی۔ اب ہم ان کو یہ بنائی چیز دیتے ہیں۔ چنانچہ جب ہمارا وفد ملنے گیا اور یہ پیشکش کی گئی کہ ہم خرچ نہیں لیں گے تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ویسے بھی انسان کے ساتھ اگر کوئی پیار کا برتاؤ کرے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ تاہم ان کے لئے خوشی کی اصل وجہ اور تھی اور وہ مجھے دو ایک ہفتے بعد میں معلوم ہوئی

دوست جانتے ہیں کہ عیسائی پادری وغیرہ بھی وہاں گئے ہوئے ہیں اور انہوں نے بھی وہاں سکول کھول رکھے ہیں۔ جب حکومت نے سکولوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا تو وہ بڑے تلملائے کیونکہ وہ خدمت کے جذبہ سے تو وہاں جاتے نہیں بلکہ عیسائیت کے پھیلانے اور پیسے کمانے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔

غرض عیسائیوں نے جب یہ سنا کہ حکومت سکولوں کا معاوضہ دے گی تو انہوں نے بڑے مبالغہ آمیز دعاوی تیار کئے۔ لیکن جب ہماری طرف سے ایک وفد کے ذریعہ خرچ نہ لینے کی پیشکش کی گئی تو وہاں کے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن پر شور مچ گیا۔ عیسائی سکولوں والے بہت ہی تلملائے۔ اُن کے منتظمین ہمارے اساتذہ اور مبلغوں کے پاس آئے کہ آپ نے یہ کیا ظلم کر دیا ہے۔ حکومت چنگے بھلے پیسے دے رہی تھی آپ نے لینے سے انکار کیوں کر دیا ہے۔ اس سے ہمارے لئے مشکل پڑ گئی ہے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمیں وہاں

بے لوث خدمت

کرنے کی توفیق ملی کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے سکولوں کو کھلے ہوئے تو ابھی ڈیڑھ سال ہوا ہے لیکن ڈیڑھ سال تک بھی بنی نوع انسان کی اس رنگ میں بے لوث خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کا پیار تو ایک لمحہ کے لئے مل جائے تو وہ بھی بڑی چیز ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ہر وقت ہی اس کا پیار ملتا رہے۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کے ایک لمحہ کے پیار کے سامنے ساری دنیا کے خزانے ہیچ ہیں۔ ہمیں ڈیڑھ سال تک اللہ کے پیار اور محبت کو پانے کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں اُن کی خدمت، سکول کی عمارت، سکول کا انتظام، سکول کے فرنیچر سکول کے لئے یہاں سے اساتذہ بھجوانا وغیرہ کوئی معمولی خدمت نہیں ہے پھر اس کے علاوہ یہ خدمت بھی کی کہ جو لوگ وہاں پیسے کمانے کے لئے گئے ہوئے تھے ان کو پیسے نہیں کمانے دئے اور اب اُن کو بڑی دقت کا سامنا ہے۔ حکومت ان کو معاوضہ دے گی تو ضرور لیکن اتنا نہیں دے گی۔ جتنا وہ سوچ رہے تھے وہ سمجھتے تھے کہ سارے مل کر حکومت سے زیادہ سے زیادہ روپیہ کمانے کی کوشش کریں۔ لیکن چونکہ ایک حصہ (یعنی احمدیوں) نے کہا کہ ہم حکومت سے ایک دھیلہ نہیں لیتے۔ اس لئے اب ان کی خواہشات پوری نہ ہو سکیں گی۔

اس کے علاوہ اس سٹیٹ کے باشندے گو باہر نکل کر احمدی ہو جاتے تھے لیکن وہاں ریاست کے اندر ہمارے مبلغ کا جانا بھی مشکل تھا اب وہاں ہماری

تبلیغ کا دروازہ

کھل گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر سب سے بڑا فضل ہوا ہے۔

اب وہاں نئی جماعتیں قائم ہونی شروع ہو گئی ہیں ابھی پرسوں اترسوں مجھے خبر ملی ہے کہ اس ریاست میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد بھی بن گئی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ پھر جیسا کہ میں نے پہلے اشارہ کیا تھا وہاں کے چند لوگوں نے جو وہاں کی دینی اور دنیوی اثر و رسوخ رکھنے والی ہستیاں ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تو بڑی دیر سے احمدی ہیں۔ جماعت سے ان کا عملی تعلق اس وجہ سے نہیں تھا کہ اس علاقہ کے حالات ہی کچھ ایسے تھے۔ چنانچہ ایسے ہی ایک بہت بڑے آدمی سے ہمارے ایک احمدی ٹیچر نے کہا اگر آپ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں تو پھر حضرت صاحب کو لکھ دوں تو وہ کہنے لگے میرے متعلق ضرور لکھ دو۔ میرے لئے دعا کے لئے بھی عرض کرو اور یہ بھی لکھو کہ میں تو حکیم فضل الرحمان صاحب کے زمانہ میں بچہ تھا اُن کے پاس پڑھا کرتا تھا اس وقت سے احمدی ہوں۔ اب دینی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے اس کا بڑا بلند مقام ہے۔ اس نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ وہاں اور بھی بہت سے چھپے ہوئے احمدی ہیں گویا وہاں احمدی تو تھے لیکن ہمیں ان کا علم نہیں تھا وہاں کے مقامی حالات کی وجہ سے جماعت سے ان کا کوئی عملی تعلق نہیں تھا۔ غرض اللہ تعالیٰ اپنے پیار اور رحمت سے ہماری حقیر سی کوششوں کے بڑے اچھے نتائج نکال رہا ہے اور ہمارے لئے جسمانی اور روحانی خوشیوں اور مسرتوں کے سامان پیدا کر رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے پچھلے جلسہ سالانہ پر بھی بتایا تھا اب وہاں کے ایک ملک کے سفیر نے یہ کہا کہ ہمارا اندازہ ہے کہ اس سال کے بعد ہمارے ملک میں (ویسے ملک چھوٹا سا ہے) اکثریت احمدیوں کی ہو چکی ہوگی۔ اس لئے میں نے اپنے بیٹے سے کہا ہے ابھی جا کر بیعت کر لو جب اکثریت احمدی ہو جائے گی تو اس وقت بیعت کرو گے تو کیا مزہ آئے گا۔ مجھے پتہ لگا ہے کہ کچھ سمجھدار لوگ اس دفعہ حج پر گئے ہوئے تھے انہوں نے افریقہ سے آنے والے حاجیوں سے ملاپ کیا۔ مختلف ملکوں کے حاجی تھے خصوصاً افریقہ سے آنے والے حاجیوں سے بھی ملے اور ان سے سوال کئے اور حالات دریافت کرتے رہے چنانچہ یہاں آ کر ان میں سے بعض نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ نائیجیریا کے افریقن حاجیوں سے بھی ملے ہیں اور اُن سے یہ پتہ لگا ہے کہ نائیجیریا میں ہر جگہ

احمدیوں کا اثر و رسوخ

بڑھ رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہی ہے جس کا نتیجہ نکل رہا ہے۔

نائیجیریا کی ایک ریاست کی حج کمیٹی کے صدر ایک احمدی دوست ہیں جس وقت حج پر جانے کا وقت آیا تو سعودی سفارت نے ویزا دینے میں لیت و لعل کیا وہ بڑے مخلص احمدی اور صاحب اثر و رسوخ تھے اور چونکہ ایک پوری ریاست کی حج کمیٹی کے صدر بھی تھے اسلئے وہاں شور پڑ گیا۔ چنانچہ اس پر نائیجیریا کی حکومت نے مداخلت کی اور سینکڑوں نائیجیرین احمدی حج کی برکات سے مستفید ہوئے پس وہاں کی حکومت نے جرأت سے کام لیا دوست دعا کریں کہ بعض دوسری حکومتیں جو اس معاملہ میں کمزوری دکھا جاتی ہیں اللہ تعالیٰ انکے دلوں کو مضبوط کرے اور انہیں جرأت پیدا کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس کام تو ہم نے گو تھوڑا سا کیا ہے لیکن نتائج کے اعتبار سے اُن لوگوں سے کئی گنا بہتر ہے۔ جو اربوں روپے کے مالک ہیں اور اربوں روپے عیسائی پادریوں کو دے کر افریقہ میں بھجوا رہے ہیں ان کے مقابلہ میں بظاہر آپ کی قربانی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے آپ نے چند لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے اور یہ کوئی دولت تو نہیں ہے جو آپ نے خدا کی راہ میں لُٹا دی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ دیکھ کر کہ ابھی مَیں نے ان کو تھوڑا دیا ہے اور یہ اس تھوڑے میں سے کچھ حصہ میرے لئے نکالتے اور اسے میری راہ میں خرچ کر رہے ہیں اس لئے مَیں ان کو جزا دوں گا اور ان کے مالوں میں برکت ڈالوں گا۔ مال کی زیادتی کی شکل میں بھی اور مال کے بہترین نتائج نکلنے کی شکل میں بھی اور

اصل برکت یہی ہے

آپ ایک پیسہ خرچ کرتے ہیں مگر ہزار روپے خرچ کرکے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ آپ کے ایک پیسے سے نکل آتا ہے ۹۹۹ روپے ۹۹ پیسے کہاں سے آتے ہیں۔ وہ آسمان سے برکت کی شکل میں آتے ہیں۔ پھر اسی طرح ڈاکٹر آئے اور بہت ڈاکٹر آئے۔ مجھے ڈاکٹروں کے آنے کی بہت زیادہ خوشی دو وجہ سے ہوئی ایک تو یہ کہ میری طبیعت پر یہ اثر تھا کہ صوبہ سرحد کے ہمارے احمدی دوست جانی قربانیوں کے پیش کرنے میں پیچھے ہیں لیکن اس تحریک میں صوبہ سرحد نے حصہ رسدی کے طور پر بشاشت کے ساتھ شمولیت کی۔ اُن کی چھپی ہوئی ایمانی کیفیت کا اظہار میرے لئے خوشی کا باعث تھا دوسرے یہ کہ اس تحریک میں نوجوان نسل نے بہت اچھا نمونہ دکھایا اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ وہ نسل جو عام طور پر مغربیت زدہ کہلاتی ہے لیکن جہاں تک نوجوان احمدی نسل کا تعلق ہے یہ دوسروں سے بدرجہا بہتر ہے مثلاً میں نے جب ڈاکٹروں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی تو ہمارے

چند نوجوان ڈاکٹر

جو ڈاکٹری کے آخری سال میں پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر اس خدمت کے لئے پیش کیا ان میں سے ایک نوجوان ڈاکٹر وہ بھی تھا جو لاہور کے علاقہ میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آیا تھا لیکن جس وقت اُن کا نتیجہ نکلا بھارت کے ساتھ ہماری جنگ شروع ہو گئی اور ہمارے ملک کو ڈاکٹروں کی ضرورت پڑ گئی تو ہمارے ان ڈاکٹروں کو بھی انٹرویو کے لئے بلا لیا گیا وہ میرے پاس آئے کہ ہم نے وقف کیا ہوا ہے لیکن حکومت کی طرف سے یہ چٹھی آگئی ہے۔ میں نے اُن کو سمجھایا کہ بات یہ ہے کہ جہاں تک اپنے ملک کا سوال ہے اس کی خدمت کو بہرحال مقدم رکھا جائے گا۔ اگر ہمارے ملک کو آپ کی خدمت کی ضرورت ہے تو جب تک ملک کو آپ کی ضرورت رہے آپ اپنے ملک کی خدمت کرتے رہیں۔ مگر انٹرویو بورڈ سے صاف صاف کہہ دیں اس میں گھبرانے کی یا جھجکنے کی یا ڈرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کہیں کہ ہمارا

قصہ یہ ہے

کہ ہم احمدی ہیں ہم نے اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کیا ہوا ہے ہماری نیت یہ ہے اور ہمارے لئے پروگرام بھی یہی ہے کہ ہم افریقہ کے جنگلوں میں جا کر اسلام کی خدمت کریں اور اسلام کے غلبہ کی مہم کو کامیاب کرنے کے لئے بساط بھر کوشش کریں۔ مگر جس وقت آپ نے ہمیں انٹرویو کے لئے بلایا تو ہم اپنے امام کے پاس گئے اور انہوں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ملک کو ضرورت ہو اور جب تک ضرورت ہو اس وقت تک کام کرتے رہو۔ اور ہمیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بورڈ سے یہ بھی کہہ دینا کہ ہم بغیر تنخواہ کے بھی ملک کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہیں چنانچہ

ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا

کہ جب میں نے انٹرویو بورڈ کے صدر (جو ایک جرنیل صاحب تھے) کے سامنے یہ بات کی تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ ایسی باتیں استثنائی صورت ہی میں سننے میں آتی ہیں اور عجیب بات ہے کہ جب بھی استثنائی طور پر کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے منہ سے نکل رہی ہوتی ہے۔ ابھی ہنگامی حالات ہیں اس لئے حکومت نے ہمارے واقف ڈاکٹروں کو فارغ نہیں کیا بلکہ جس ڈاکٹر کے متعلق میں نے بتایا ہے وہ اپنی کلاس میں اوّل آیا تھا اس کو اس کے بریگیڈیئر ڈاکٹر نے کہا کہ خدا نے تمہیں اتنی اعلیٰ عقل و فراست عطا کی ہے تم ایک HIGHER COURSE (ہائر کورس) کرو۔ لیکن اس کے لئے تمہیں پانچ سال کا معاہدہ کرنا پڑے گا۔ اس نے مجھ سے پوچھا میں نے کہا چپ کرکے اپنا کام کئے جاؤ۔ لیکن بریگیڈیئر صاحب کے ذہن پر ہمارے اس بچے کی ذہانت کا کچھ ایسا تاثر تھا کہ وہ ہمارے ایک احمدی کرنل سے کہنے لگے کہ اس کو جب میں یہ کہتا ہوں کہ کورس کر لو تو یہ کہتا ہے مَیں نے وقف کیا ہوا ہے تم میری طرف سے حضرت صاحب سے کہو کہ یہ بچہ بڑا ذہین ہے اس کو کورس کر لینے دیں۔

پانچ سال کا معاہدہ ہے

اس کے بعد نوکری چھوڑ کر خدمت کر سکتا ہے۔ چنانچہ پھر میں نے بھی اجازت دے دی کہ اچھا ہے ایک اور ٹریننگ بھی ہو جائے گی اب وہ اپنا کام بھی کر رہا ہے اور ساتھ ہی کورس بھی کر رہا ہے۔

پس چونکہ ہمارے ملک کو ڈاکٹروں کی ضرورت پڑی ہمارے چند واقف ڈاکٹر بھی ملک کی خدمت کر رہے ہیں (غیر واقف ڈاکٹر تو بہت ہیں جو ملک کی خدمت کر رہے ہیں) ان کو ہم فی الحال باہر نہیں بھجوا سکتے دوسرے بعض ڈاکٹروں کو افریقہ میں گئے ہوئے قریباً دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے تین سال کے بعد ہم نے ان کو واپس بلانا ہے تیسرے بعض ڈاکٹر یہاں سے چھٹی لے کر گئے ہوئے ہیں مَیں نے ہی ان کو مشورہ دیا تھا کہ فراغت لینے کی بجائے محکمہ سے چھٹی لو اور وہاں جا کر خدمت کے کام کرو۔ ان کو واپس بلانا ہے تاکہ وہ کچھ عرصہ یہاں آکر کام کریں اور پھر دوبارہ چلے جائیں۔ ویسے بھی واقفین چاہے ڈاکٹر ہی کیوں نہ ہوں اُن کو کچھ عرصہ کے بعد واپس آنا چاہیئے۔

غرض ان وجوہ کی بنا پر یعنی ایک تو یہ کہ ہمارے کچھ ڈاکٹر پاکستان میں قوم کی خدمت کر رہے ہیں دوسرے بعض ڈاکٹروں کو ہم نے واپس بلانا ہے یا بعض ایسے ڈاکٹر ہیں جو وہاں کما حقہ کام نہیں کر سکے کیونکہ ہر آدمی ہر کام کے لئے نہیں بنا ہوتا اور یہ بات تجربہ سے معلوم ہوتی ہے چنانچہ ایسے ڈاکٹروں کی کوششوں کو بے نتیجہ تو نہیں کہا جا سکتا لیکن ان کی کوشش کامیاب ڈاکٹروں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج کے سویں حصے تک بھی نہیں پہنچی اور وہ بمشکل اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں اور یہ بھی دراصل ان کی ناکافی ہی ہے۔ ایسے ڈاکٹروں کو بہرحال واپس بلانا ہے۔ اور ان کی جگہ یہاں سے دوسرے ڈاکٹروں کو بھجوانا ہے۔

پس اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس

ڈاکٹروں کی ضرورت ہے

جن کے نام ہمیں دو تین مہینوں کے اندر اندر مل جانے چاہئیں۔ اس واسطے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور ان پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں ان کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں پھر ہم ان میں سے حالات اور ضرورت کے پیش نظر جتنوں کی ضرورت ہوگی جب چاہیں گے بلا لیں گے۔ سر دست ان کو اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں پاکستان میں بھی اور بیرون پاکستان میں بھی۔ میرے خیال میں بیرون پاکستان بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سو سے اوپر احمدی ڈاکٹر ہوں گے جو اپنا کام کر رہے ہوں گے۔ یا کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اگلے دو چار ماہ میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے والے ہوں گے۔

غرض اگلے تین ماہ کے اندر اندر آٹھ دس ڈاکٹر بہتر ہو کہ فزیشن سرجن ہوں یعنی نسخے لکھنے کے علاوہ اپریشن کرنا بھی جانتے ہوں ورنہ خالی فزیشن ہوں یا خالی سرجن ہوں وہ اپنے نام پیش کر دیں پھر ان کو حسب حالات اور ضرورت باہر بھجوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

بہت ساری ایسی خوشیاں ہیں جو مجھے اپنے دل میں رکھنی پڑتی ہیں اور پھر مناسب موقع پر جماعت کو بتا دی جاتی ہیں چنانچہ ایسی ہی کئی خوشیاں ہیں جن میں سے بعض کو ممکن ہے میں شوریٰ سے پہلے بتا دوں گا یا اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیان کر دوں گا۔ اس وقت جماعت کا ایک حصہ اکٹھا ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کا ذکر ہوا ہے تو میں

ضمناً یہ بتا دیتا ہوں

کہ کسی دوست نے ایک تجویز بھیجی ہے (میں خود حیران ہوں کہ ہمیں پہلے کیوں خیال نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔) انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ جماعت کا ایک بہت تھوڑا حصہ جلسہ سالانہ پر آتا ہے اور بہت بھاری اکثریت ایسی ہے جو اپنے اپنے حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ سالانہ پر نہیں آ سکتی۔ لیکن جلسہ سالانہ کے دنوں میں الفضل بند کر دیا جاتا ہے اور ان کو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ دوست بے چین رہتے ہیں۔ پھر کہیں مہینے کے بعد جب ان کو جلسہ کی خبریں پہنچتی ہیں تو جہاں خوشی کے خطوط آتے ہیں وہاں دوستوں کے گلے شکوے بھی ہوتے ہیں کہ کیوں اتنے لمبے عرصہ کے بعد یہ باتیں معلوم ہوئیں جماعتوں تک ان کے جلد پہنچانے کا انتظام ہونا چاہئیے تھا۔ اس سلسلے میں ایک اور بڑا اچھا انتظام زیر غور ہے۔ اس پر کچھ خرچ آئے گا تاہم اس کے ذریعہ بڑی جلدی خبریں پہنچانے کا انتظام ہو جائے گا۔ یہ سکیم تو ابھی ابتدائی شکل میں ہے ان شاء اللہ اس کی تکمیل پر بہت اچھا انتظام ہو جائے گا۔ لیکن سر دست جلسہ سالانہ کے دنوں میں روزانہ کی رپورٹ مثلاً ہر روز آٹھ بجے شام تک کی رپورٹ اگلے دن صبح چھپ جانی چاہئیے خواہ وہ الفضل کے حجم کا ایک ورق یعنی بڑی

مختصر رپورٹ

ہی کیوں نہ ہو اور پھر اسی دن بذریعہ ہوائی ڈاک ساری دنیا میں بھجوانے کا انتظام ہونا چاہئیے بلکہ تحریک جدید کو چاہئیے کہ وہ اس کے ساتھ اس کا انگریزی میں ترجمہ یا الگ اپنی طرف سے آزادانہ طور پر انگریزی میں روزانہ کی رپورٹ تیار کر کے بذریعہ ہوائی ڈاک بھجوانے کا انتظام کرے اس طرح بعض جگہ تو ۳-۴ دن میں اور بعض جگہ ۱۵-۲۰ دن کے اندر خبریں پہنچ جائیں گی۔ بعض جگہیں تو ایسی بھی ہیں کہ جہاں ڈاک کا انتظام خراب ہونے کی وجہ سے دو دو تین تین ہفتے کے بعد ڈاک پہنچتی ہے۔ دوست تو یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہوائی ڈاک زیادہ سے زیادہ پانچ دس دن میں پہنچ جاتی ہوگی۔ مگر بعض جگہ ایسا نہیں ہوتا۔

مجھے یاد ہے

جب میں مغربی افریقہ کے دورہ پر گیا تھا تو جو خطوط مجھے یہاں سے پہلے ہفتے میں لکھے گئے تھے ان میں سے بعض خطوط دو اڑھائی مہینے کے بعد مجھے اس وقت ملے جب میں دورہ ختم کر کے لندن سے ہوتا ہوا یہاں واپس پہنچ چکا تھا۔ گویا اڑھائی تین مہینے اور بعض خطوط چار مہینے تک ساری دنیا کا چکر کاٹ کر یہیں واپس آ گئے۔

پس اگرچہ دنیا کے بعض حصوں میں ڈاک کا انتظام ٹھیک نہیں ہے لیکن جب تک کوئی دوسرا انتظام نہیں ہو جاتا اس وقت تک جلسہ سالانہ کے دنوں میں الفضل کو بند نہیں ہونا چاہئیے۔ ان دنوں اس پر زیادہ عملہ لگانا چاہئیے۔ تحریک بھی علیحدہ طور پر انگریزی میں بلیٹن تیار کرے اس کے لئے اخبار کی پیروی کرنا ضروری نہیں ہے یعنی الفضل تو اخبار ہی کی شکل میں شائع ہوگا لیکن تحریک اپنی رپورٹ بلیٹن کی شکل میں شائع کرے۔ غرض یہ کہ

جلسہ سالانہ کی کارروائی

کی اطلاع بیرونی دنیا میں ساتھ کے ساتھ ہونی چاہئیے۔ بعض جگہوں پر تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو دوست جلسہ سالانہ پر آتے ہیں جب وہ دس پندرہ دن کے بعد واپس جاتے ہیں تو وہاں کے مقامی دوست ان سے کئی دن تک کرید کرید کر جلسہ سالانہ کی روداد سنتے رہتے ہیں میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل جماعت پر نازل ہوتے رہتے ہیں جلسہ سالانہ میں ان فضلوں کو مختصر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے جس کا دنیا بھر کی جماعتوں کو جلد تر پتہ لگنا چاہئیے تاہم یہ ایک ضمنی بات تھی جس کا بعد میں تفصیل سے ذکر ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے اس وقت آپ کو اس لئے فضل کی کچھ باتیں سنائی ہیں۔ تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بننے کی کوشش کریں اور اپنے رب کی بہت حمد کریں۔ یہاں پر اس وقت احمدی ڈاکٹروں کو وقف کی تحریک ہے ہمیں احمدی ڈاکٹروں کی شدید ضرورت ہے تین مہینے کے اندر اندر ڈاکٹروں کے نام آ جانے چاہئیں ہمارا اصل سہارا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ دعا ہے دعا کے بغیر ہمیں کام کرنے والے نہیں مل سکتے۔ دعا کے بغیر ان کے کاموں میں برکت نہیں پڑ سکتی دعا کے بغیر جماعت کو بحیثیت مجموعی ان کی حقیر کوششوں کا بے انتہا اور بڑا پیارا بدلہ نہیں مل سکتا اس لئے دوست بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں کا ہر لحاظ سے وارث اور ہر جہت سے اہل بنائے اور ہر شعبۂ عمل میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اللّٰھم آمین۔"

تعلیم القرآن کے بارے میں ایک ضروری تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے ہمیں چاہیئے کہ اپنی کوشش اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں۔ اور جو منصوبہ قرآن کریم سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے اس سے غفلت نہ برتیں۔"

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی روشنی میں تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعتوں میں باقاعدگی سے قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام فرما دیں۔ اور کوشش کریں کہ کوئی احمدی فرد ایسا نہ رہے جسے قرآن مجید نہ آتا ہو۔ اس سلسلہ میں

۱۔ جماعت کو ان کی عمر اور استعداد کے مطابق مختلف گروپوں میں تقسیم کیا جائے
۲۔ ہر گروپ کو اس کی استعداد کے مطابق قرآن مجید کا ایک حصہ مقرر کر کے اس کی تعلیم دی جائے۔
۳۔ جمعہ یا اتوار کو یعنی فراغت کے اوقات کے لئے تدریسی پروگرام بنایا جائے۔
۴۔ ہر ماہ جائزہ لیا جائے کہ احباب مقررہ حصہ (قرآن مجید سادہ یا با ترجمہ) پڑھ چکے ہیں۔
۵۔ اپنی کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ دفتر ہذا کو باقاعدگی سے بھجواتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں باحسن طریق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

حسن پور چک ۱۲۱ ضلع لائل پور میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۷۳ء کو حسن پور چک ۱۲۱ ج۔ب ضلع لائل پور میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں مرکزی نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

اجتماع کی کارروائی دس بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک جاری رہی صدارت کے فرائض مرکزی نمائندہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما سابق مبلغ افریقہ نے سرانجام دیئے تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد کے بعد مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب نائب ناظم ضلع اور مکرم میاں غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز ارشادات پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ نے عملی نمونہ کی ضرورت و اہمیت پر تقریر فرمائی۔ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ نے سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم ضلع نے انصار اللہ کی ضروری تحریکات کے موضوع پر تقریریں کیں۔ مقامی زعیم انصار اللہ مکرم عبدالسمیع صاحب حسنی نے مقامی مجلس کی رپورٹ بیان کی جو بہت خوشکن تھی۔ اور مجلس کی بیداری اور مستعدی کو ظاہر کرتی تھی۔ آخر میں صاحب صدر نے انصار اللہ کو ان کی تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اجتماع میں مقامی انصار، خدام اور اطفال کے علاوہ چک ۶۶ اور چک ۲۰۵ کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

سالِ رواں میں انصار اللہ کی ایک اہم ذمہ داری

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ بتاریخ ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء میں تحریک جدید کے دور اوّل کے مجاہدوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"ان میں سے ہر ایک دو دو اور آدمیوں کو تحریک کر کے ان کے وعدے لکھوائے۔"

امسال ہر رکن مجلس انصار اللہ حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے اہل و عیال اور ہمسایوں کا جائزہ لے۔ اور جو افراد ابھی تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہ لے رہے ہوں ان میں سے کم از کم دو افراد کو تحریک جدید کا باقاعدہ مجاہد بنانے کے لئے اپنے آپ کو مکلف سمجھے۔ زعماء کرام کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً انفرادی طور پر انصار بھائیوں کا محاسبہ کرتے رہیں۔ اور جتنے نئے مجاہد انصار بھائیوں کے ذریعہ بنائے جائیں۔ ان کا ماہانہ رپورٹ میں ذکر فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ (قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ماہانہ بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ فروری (تبلیغ) ختم ہو گیا ہے۔ لیکن بہت کم مجالس نے ماہ تبلیغ (فروری) کی رپورٹ بھجوائی ہے۔

قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک (ماہ نومبر) سے لے کر فروری تک رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم خواجہ محمد اقبال صاحب لون گجرات کی اہلیہ صاحبہ ۷ مارچ کو اچانک ہارٹ فیل ہونے کے باعث وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ایک عظیم المرتبت صحابی حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی بھتیجی تھیں۔ احباب کرام ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور بجٹ

جن قائدین خدام الاحمدیہ نے ابھی تک اپنی مجلس کا بجٹ تشخیص کر کے ارسال نہیں کیا ان سے درخواست ہے کہ اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دیں اور ایک ہفتہ کے اندر بجٹ تشخیص کر کے ارسال فرما دیں۔ اس کام میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا خاکسار کا بیٹا سہیل احمد عرصہ سے بیمار ہے احباب کرام سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اکبر آصف کارکن الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرشوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ!

مجموعہ اشتہارات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اول و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ ہدیہ فی جلد علاوہ محصول ڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ آرڈر ریزرو کروالیں ملنے کا پتہ۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۴۸۱

تاریخ احمدیت جموں و کشمیر شائع ہو گئی

بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک کے اصحاب اور اول المبائعین کی قبول احمدیت کی ایمان افروز تاریخ جو پہلی دفعہ منظر عام پر آرہی ہے (از قلم محمد اسد اللہ قریشی مربی سلسلہ) صفحات قریباً تین سو سائز ۲۶×۲۰ علاوہ ۲۸ صفحات آرٹ پیپر پر ایک سو کے قریب تصاویر اور نادر تبلیغی دستاویزات سے مزین، کاغذ سفید قیمت صرف ۸ روپے ملنے کا پتہ - الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

کسی جانور کو اپھارہ ہو جائے تو گھبرا کر چھری مت گھونپئے **اکسیر اپھارہ** کا ایک پیکٹ کھول کر چھا دیجئے بفضل تعالیٰ اپھارہ فوراً غائب ہو جائیگا
فی پیکٹ ایک روپیہ ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۳۰۶

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا

پیورالفلفا ٹانک

اس سے تمام کی گمشدہ طاقتیں واپس آجاتی ہیں بھی طرح قسم کمزوری جگر۔ غذا کا جزو بدن نہ بننا پیشاب میں البیومن اور خاصیت کا اخراج دل جگر گردے پھیپھڑے مثانہ لبلبہ معدہ اور انتڑیوں کے فعل کی کمزوری کو دور کرتا ہے مردوں عورتوں اور نوجوانوں کے لئے بےحد مفید ہے فوری اور مستقل فائدہ کرتا ہے قیمت ۲/۵۰ بذریعہ ڈاک ۵۰/۳

شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال ربوہ

چہرہ کے داغوں کیل چھائیوں کو دور کرتا ہے رنگت میں نکھار اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے

روپ نگار

قیمت فی شیشی ۲/۵۰ روپے

ملنے کا پتہ: افضل برادرز گولبازار ربوہ
شاہ نور فارمیسی شکارپور سندھ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کریں

سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کے لئے

کراؤن بس سروس

کی

آرام دہ ، تیز رفتار اور وقت کی پابند بسوں پر سفر کیجئے

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

جرمولین رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش و خشک و اُڑنے والی کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم ہر دوافروش سے خریدیں قیمت ۱/- حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ بیس روپے
فی تولہ:- دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۲۵۲۲
بالمقابل ایوان محمود - ربوہ

لاجواب اور چوبیس گھنٹوں میں ... رجسٹرڈ

سُرمہ خورشید

آنکھوں کی جملہ امراض
خارش - پانی بہنا - موتیا بند ککرے وغیرہ کیلئے لاجواب نسخہ فی شیشی ۵۰ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مرغیاں چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

چوزوں کے ریٹ

یک روزہ چوزیاں پانچ صد تک	۳۰۰ روپے سینکڑہ
پانچ صد سے ایک ہزار تک	۲۷۵ " "
ایک ہزار سے زائد	۲۰۰ " "
یک روزہ مکس چوزے	۱۵۰ " "
یک روزہ مرغ	۵۰ " "

دانت لگوائیے

جناب عبداللہ صاحب معرفت محمد رمضان فضل کریم کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی اکری ضلع تھرپارکر سندھ "ایسنشل پائیوریا" استعمال کرنے سے میرے دانت ۷۵ سال کی عمر میں مضبوط ہو گئے ہیں۔" مکمل کورس ۱۰/- بذریعہ ڈاک ۱۱/- لیبورٹری میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ سلامت کراچی ۔ مدرن ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کرایہ کیلئے مکان

واقع محلہ دار الفضل
۳ کمرے - باورچی خانہ - بجلی
معرفت دفتر الفضل ربوہ

زد جام عشق

طاقت کی مشہور دوا مقوی اعصاب مقوی اعضاء رئیسہ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے
المنار دواخانہ - ربوہ

خارش توڑ مرہم

خارش ہر قسم ۔ داد ۔ چنبل ۔ ایگزیما ۔ جلدی امراض کا کامیاب علاج قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے عزیز واحباب دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں سالانہ چندہ صرف ۲ روپے (مینیجر)